بدھ 14 اکتوبر 2020ء | 26 صفر 1442 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:243

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

(سورۃ حٰم سجدہ:۳۴)

ترجمہ: بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقینا کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ۔باب فضائل علی بن ابی طالب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ ثواب اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کسی برائی اور گمراہی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اس قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر اس برائی کرنے والے کو ہوتا ہے۔

(مسلم کتاب العلم۔باب من سن حسنة او سیئة)

فرمانِ خلیفہ وقت

’’اپنی طرف کھینچنے کے لئے، ایک کشش پیدا کرنے کے لئے کہ لوگ آپ کی طرف کھینچے چلے آئیں فرمایا کہ سچے مومن بنو گے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیئے ہیں ان کو بجالانے کی کوشش کرو گے تب اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال رہے گی اور لوگوں پر بھی اثر ہو گا۔ اب دیکھیں کہ عیسائی پادری تبلیغ کرتے ہیں اکثر و بیشتر ایسے ہمدرد بن کے اپنی طرف مائل کر رہے ہوتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی طرف رجحان ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر افریقہ میں بڑی ہمدردی سے لوگوں کے ساتھ پیش آ رہے ہوتے ہیں۔ دل میں جو مرضی ہو یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہری طور پر گاؤں میں جا کے ہمدردی کر رہے ہوتے ہیں، ان کی ضروریات کو پورا کر رہے ہوتے ہیں، ان کو پیغام پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ وہ ایک جھوٹے مقصد کے لئے کر رہے ہیں جبکہ اصل سچائی ہمارے پاس ہے۔ ہمیں تو اس طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے تا کہ انسانیت کو تباہی سے بچایا جا سکے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 4/ جون 2004ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

تبلیغ اسلام کے فوائد

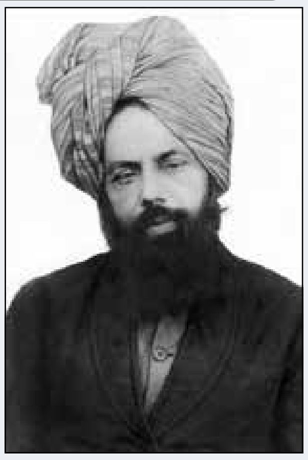

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے، خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکہ دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔ پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے، یہ یونہی چلی جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶۳۔ الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’اے تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۱)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- قدرتِ ثانیہ کا ہر مظہر (منظوم)
- صحبت صالح ترا صالح کند
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے؟

دربارِ خلافت

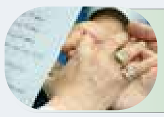

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

پس یہ تکبر توڑنے کی ضرورت ہے اور اپنے دلوں کی سطح ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں پھر دوبارہ ان نام نہاد علماء کو کہوں گا۔ بات پھر وہیں پلٹ جاتی ہے کہ جب تک مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں اپنے تکبر سے پُر سر جو ہیں وہ نیچے نہیں کرو گے تو قرآن کی اور اسلام کی اسی قسم کی تعریفیں ہی کرتے رہو گے جو مضحکہ خیز ہیں۔ اب اللہ اور رسول ﷺ سے محبت کا دم بھرنا ہے تو امام وقت سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔ پھر دیکھو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں تم کس طرح عزت کی نگاہ سے دیکھے جاؤ گے۔ تب اس پاک کلام کے اسرار و رموز تمہیں سمجھ آئیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتارا۔ اس کا فہم تمہیں حاصل ہوگا۔ کیونکہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ کَرِیۡمٌ۔ فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ۔ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ (الواقعہ: 78-80) کہ یقیناً ایک عزت والا قرآن ہے، ایک چھُپی ہوئی کتاب ہے، محفوظ کتاب ہے کوئی اسے چھو نہیں سکتا، سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔

ان آیات میں جہاں غیرمسلموں کے لئے قرآن کریم کی عزت وعظمت کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ اس کی عظمت ہے۔ ایک ایسی کتاب ہے جو بیش بہا خزانہ ہے۔ جس کی تعلیم محفوظ ہے یعنی اس کے نزول کے وقت سے یہ محفوظ چلی آ رہی ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گی۔ لیکن فائدہ وہی اٹھائیں گے جو پاک دل ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے بھی اس میں نصیحت ہے کہ صرف مسلمان ہو کر اس سے فیض نہیں پایا جا سکتا۔ جب تک پاک دل ہو کر اس پر عمل نہیں کرتے اور اس کا مکمل فہم حاصل نہیں کرتے اور اس دُرِّ مکنون کو حاصل کرنے کے لئے ان مُطَہَّرِین کی تلاش نہیں کرتے جن کو خدا تعالیٰ نے اس کے فہم سے نوازا ہے یا نوازتا ہے اور اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یہ مقام آنے والے مسیح و مہدی کو ہی ملنا تھا اور ملا ہے اور خدا تعالیٰ سے براہ راست علم پا کر آپؑ نے اس عظیم کتاب کے اسرار و رموز ہم پر کھولے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:- ’’قرآن کے حقائق و دقائق انہیں پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں۔ پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو۔ اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہ ہوتی تو ابتدائے زمانہ میں بھی نہ ہوتی‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے ایک معلم کی ضرورت تھی لیکن جب حل ہوگئیں تو اب کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتی ہیں۔ ماسوا اس کے اُمّت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں‘‘۔ اب دیکھیں عملاً اُمّت میں اس کا اظہار بھی ہو گیا۔ کئی سو آیات ایک وقت میں قرآن کریم کی منسوخ سمجھی جاتی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پاک بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا، ان کو حل کرتے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام کو حل کر دیا۔ پس معلم کی ضرورت تو خود اسلام کی تاریخ سے بھی ثابت ہے۔ یہ جو اتنے فرقے بنے ہوئے ہیں یہ بھی اس لئے ہیں کہ جس جس کو اپنے ذوق کے مطابق سمجھ آئی اور اس نے اسی کو آخری فیصلہ سمجھ کے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور لاگو کر لیا اس پر قائم ہو گیا۔ بڑے بڑے مسائل تو ایک طرف رہے اب وضو کے بارہ میں ہی مسلمانوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، حالانکہ قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔

(خطبہ جمعہ 11/ ستمبر 2009ء) (الفضل انٹرنیشنل جلد 16 شمارہ 40 مورخہ 2 اکتوبر تا 8 اکتوبر 2009ء صفحہ 5 تا صفحہ 8)

قدرتِ ثانیہ کا ہر مظہر

قبلہ رخ ہو کے باوضو بولے
لفظ ڈھل جائے جس کو تو بولے
نرم و نازک، حسین، خوشبودار
ایک ہی پھول چارسُو بولے
لِلّٰہِ الْحَمْدُ عہدِ الفت میں
پانچ کے پانچ خوبرو بولے
قدرتِ ثانیہ کا ہر مظہر
عکس در عکس ہو بہ ہو بولے
سلسلہ وار ایک ہی آواز
دشت در دشت کُو بہ کُو بولے
اس کراں تا کراں خموشی میں
کون بولے اگر نہ تو بولے
کون ہے تو کہاں سے آیا ہے
تیرا اندازِ گفتگو بولے
تجھ سے ملنے کے بعد بھی دل میں
تجھ سے ملنے کی آرزو بولے
میرے اندر بھی بولتا ہے تو
میرے باہر بھی تو ہی تو بولے
بولنا بھول جائے دنیا کو
مسکرا کر اگر نہ تو بولے
مسکرا دوں اگر سر مقتل
میں نہ بولوں مرا لہو بولے
پھول تو پھول ہے بہر صورت
چپ رہے بھی تو رنگ و بو بولے
قتلِ ناحق سے قتلِ ناحق تک
سارا رستہ لہو لہو بولے
یا سنے حوصلے سے میری بات
یا نہ مجھ سے مرا عدو بولے
بولنے کا جسے بھی دعویٰ ہو
سامنے آئے روبرو بولے
مفت کی بٹ رہی ہے جوتوں میں
جام بولے نہ اب سبو بولے
لُٹ گئی آبرو سر اخبار
اب نہ عزّت نہ آبرو بولے
بولنا سیکھ لے اگر مضطرؔ
بھول کر بھی نہ پھر کبھو بولے

(چوہدری محمد علی مضطرؔ عارفی)

اداریہ

صحبت صالح ترا صالح کند

اس مضمون کو ’’صحبت صالحین‘‘ کا عنوان بھی دیا جاسکتا ہے۔صحبت کے معنی دوستی، ہم جلیسی، ہم نشینی کے لئے جاسکتے ہیں اور اسلامی اصطلاح ’’صحابی‘‘ بھی اسی سے مشتق ہے جس کے معنی ساتھی، دوست اور ہم مجلس کے ہیں اور جب ’’صحابی رسولؐ‘‘ کہا جاتا ہے تو اس کے معنی آنحضور ﷺ کے رفیق، ساتھی اور صحبت یافتہ کے لئے جاتے ہیں جس نے سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھا ہو اور ہم صحبت رہ کر چند باتیں بھی رسول خدا ﷺ کی زبان مبارک سے سنی ہوں۔ اس ہم نشینی کے بدلے اور صلہ صحابہ نیک، پارسا، پرہیزگار، نیک چلن اور متقی بنے اور مندرجہ بالا عنوان آپ صحابہ پر صادق آیا کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اچھی و نیک صحبت نے صحابہ کو شائستہ، صالح اور نیک بنادیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار نیک، صالح اور پارسا لوگوں کی صحبت رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ جیسے سورۃ توبہ آیت 119 میں مومنوں کو مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

سورۃ توبہ ہی کی آیت 71 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں جو اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں نیز اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہی پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔

سورۃ ال عمران آیت 29 میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تاکیداً حکم دیا کہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کی صحبت اختیار نہ کرو۔ ایسا کرنے والے کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔

احادیث میں سرور کائنات سیدنا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی مسلمانوں کو صحبت صالحین اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک موقع پر نیک اور بُرے ساتھی کی مثال دو اشخاص سے دے کر صحابہ کو اس اہم مضمون کی طرف یوں توجہ دلائی کہ ایک شخص کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری والا مفت میں خوشبو دے جائے گا۔ اس کی مہک سے تو فائدہ اٹھا جائے گا (یہ ذکر الٰہی کی محافل ہیں) اور بھٹی والے کے قریب بیٹھنے سے کپڑے جل جائیں گے اور اس کا بدبو دار دھواں تنگ کرے گا۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

اس حدیث کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ ہم سب کو کستوری کی خوشبو بانٹنے والا بنائے اور ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوں جو نہ صرف ہمیں فائدہ پہنچا رہی ہوں بلکہ لوگ بھی ہم سے فائدہ اٹھا رہے ہوں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 398)

پھر فرمایا:

’’بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پاک مجالس میں تو بیٹھتے ہیں لیکن ان مجالس کی نیکیوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی سوچ ہی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بری بات نظر آئے تو اس کو لے کر زیادہ شور مچایا جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کی ہی مثال دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی مثال جو حکمت کی بات سنے اور پھر سنی ہوئی باتوں میں سے سب سے شرانگیز بات کی پیروی کرے ایسے شخص کی ہے جو ایک چرواہے کے پاس آیا اور کہا کہ اپنے ریوڑ میں سے مجھے ایک بکری کاٹ دو۔ تو چرواہا اسے کہے کہ اچھا ریوڑ میں سے تمہیں جو بکری سب سے اچھی لگتی ہے اسے کان سے پکڑ لو۔ تو وہ جائے اور ریوڑ کی حفاظت کرنے والے کتے کو کان سے پکڑ لے۔

(مسند احمد باقی مسند المکثرین باقی المسند السابق)

تو ایسے لوگ جو اس سوچ کے ہوتے ہیں اور اس سوچ سے مجلسوں میں آتے ہیں باہر نکل کر اچھی باتوں کا ذکر کرنے کی بجائے اگر انہوں نے کسی کی وہاں بُرائی دیکھی ہو تو اس کا زیادہ چرچا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی صلاحیت ہی یہی ہے اور ان کی کم نظری یہ ہے کہ انہوں نے کتے کے علاوہ کچھ دیکھا ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے آگے بڑھ کر صرف کتے کا کان ہی پکڑتے ہیں۔ اچھی مجلسوں سے فائدہ اٹھانا بھی مومن کی شان ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 492-493)

پھر فرمایا اَلۡمَرۡءُ عَلٰی دِیۡنِ خَلِیۡلِہٖ فَلۡیَنۡظُرۡ اَحَدُکُمۡ مَنۡ یُّخَالِلُ (ابو داؤد کتاب الادب) کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے اس لئے دوست بناتے وقت غور و خوض کرنا چاہیے۔

ایک عربی شاعر نے اس مضمون کو اپنے اشعار میں یوں بیان کیا ہے

عن المرء لاتسئل و ابصر قرینہ
فان القرین بالمقارن مقتدی
اذاکنت فی قوم فصاحب خیارھم
ولا تصحب الاروی فتردی مع الردی

کہ اگر تم کو کسی شخص کے متعلق تحقیق مقصود ہو تو اس شخص کی تحقیق نہ کرو بلکہ اس کے ہم نشینوں کو دیکھو کیونکہ دوست اپنے ہم نشینوں کا متبع ہوتا ہے جیسے ہم نشین ہوں گے ویسا ہی وہ شخص ہوگا۔ جب تم کسی قوم میں ہو تو اس قوم کے اچھوں کی صحبت اختیار کرو، ناکارہ لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

قادیان میں کسی شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے عرض کی کہ میرا بیٹا دہریت جیسی باتیں کرتا ہے۔ آپؓ نے فوراً ہدایت فرمائی کہ کلاس روم میں اس کی جگہ تبدیل کر دو۔ اس پر اس کے کلاس فیلو کا اثر ہو رہا ہے چنانچہ جگہ تبدیل کرنے سے وہ بچہ دوبارہ ایمان کی راہیں اختیار کر گیا۔

بعض ماثورہ اقوال میں وحدۃُ المرء خیر من جلیس السوء بھی ملتا ہے کہ اگر صالح ہم نشین اور اچھا ساتھی میسر نہ ہو تو پھر انسان کے لئے تنہائی ہی بہتر ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرشتوں کے متعلق فرمایا کہ ان کو ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے جب وہ ایسی مجلس کو پاتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو فرشتے وہاں بیٹھ کر مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس بابرکت سایہ سے مہک اٹھتی ہے اور جب مجلس برخواست ہوتی ہے تو فرشتے بھی واپس چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس جیسی مجلس میں کام سے آئے ایک شخص کو بھی انہی میں سے قرار دے کر ان مبارک لوگوں کے ساتھ شامل کر دیا جن پر فرشتے پر پھیلائے سایہ کیے ہوئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اُٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سُن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں سے ہی ہے کیونکہ اِنَّھُمۡ قَوۡمٌ لَا یَشۡقٰی جَلِیۡسُھُمۡ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں سخت بد نصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دُور رہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 507)

ایک اور موقع پر صحبت صالحین کی غرض بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:

’’بات یہ ہے کہ مُردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے کہ مُردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور زندوں سے دور بھاگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں لوگ اُن کی نبوت کا انکار کرتے رہے اور جس روز انتقال کر گئے تو کہا کہ آج نبوت ختم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی۔ بلکہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبہ:119) کا حکم دے کر زندوں کی صُحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں (قادیان) آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیرخواہی سے ہی کہتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جبتک انسان صاحب ایمان کی صُحبت میں نہ رہے اور یہ اس لئے چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریر ناصح کے منہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اُس کے مذاق پر گفتگو ہو جاتی ہے۔ جس سے اُس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دنوں تک نہ رہے، تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اُس کے مذاق کے موافق نہیں ہے۔ اور اُس سے اُس میں بددلی پیدا ہو اور وہ حسنِ ظن کی راہ سے دور جا پڑے اور ہلاک ہو جاوے۔ ‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 339)

حضرت مصلح موعودؓ نے صالحین کی صحبت میں بیٹھنے کے فلسفہ کو نہایت عمدگی کے ساتھ اپنے ایک لیکچر میں یوں بیان فرمایا ہے:

’’اسی لئے صحبت صالح کا حکم ہے اس میں یہی حکمت ہے خدا کے برگزیدہ بندوں کی بات تو تحریر کے ذریعہ یا دوسروں کی زبانی بھی معلوم ہوسکتی ہے۔ پھر کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبہ:119) میں صادقوں کی صحبت میں رہنے کا کیوں اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر رسول کریمؐ کے پاس رہ کر تعلیم حاصل کرنے یا مسیح موعود کا اپنی صحبت میں رہنے کی تاکید کرنے کا کیا مطلب ہے؟ درحقیقت بات یہ ہے کہ صرف الفاظ اس قدر اثر نہیں رکھتے جس قدر وہ رَو رکھتی ہے جو قلب سے نکلتی ہے اور چونکہ ہر قلب ایسا نہیں ہوتا جو اسے دور سے محسوس کر سکے اس لئے قریب ہونے کی وجہ سے چونکہ رَو کی شدت بڑھ جاتی ہے اور جلدی اثر ہو جاتا ہے اس لئے قرب کا حکم دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو بتایا گیا کہ جو تیرے زمانہ کے لوگ ہوں گے وہ اچھے ہوں گے اور جو ان سے بعد کے ہوں گے وہ ان سے کم درجہ کے ہوں گے اور جو ان سے بعد کے ہوں گے وہ ان سے کم درجہ کے ہوں گے۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضائل اصحاب النبی ﷺ) اب سوال ہوتا ہے کہ ان سب کی اصلاح تو قرآن کریم اور احادیث کے ذریعہ ہوئی اور اسی طرح سے وہ پاک وصاف ہوئے پھر وجہ کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے لوگ اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں اور ان کے بعد کے ان سے کم اور ان کے بعد کے ان سے بھی کم۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ پہلوں پر جس قدر رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے وجود پاک سے نکلی ہوئی لہر کا اثر ہوا وہ بُعدِ زمانی کی وجہ سے بعد والوں پر کم ہوتا گیا۔ دیکھو پانی میں جب پتھر پھینکا جائے تو قریب قریب کی لہریں بہت نمایاں اور واضح ہوتی ہیں اور جوں جوں لہریں پھیلتی جاتی ہیں مدھم ہوتی جاتی ہیں یہی حالت روحانی لہروں کی ہوتی ہے ان پر جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اور وہ پھیلتی جاتی ہیں تو گو مٹتی نہیں مگر ایسی کمزور اور مدھم ہوتی ہیں کہ ہر ایک دل انہیں محسوس نہیں کرتا اور جو محسوس کرتا ہے وہ بھی پورے طور پر محسوس نہیں کرسکتا۔ اس لئے جن لوگوں کو روحانیت کی لہر پیدا کرنے والے وجود کا قرب مکانی یا قربِ زمانی حاصل ہوتا ہے وہ اس لہر سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور بعد میں آنے والوں سے بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔

قرب مکانی اور زمانی کے اثر کا عام اور ظاہری ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ آپ لوگوں نے کئی دفعہ تجربہ کیا ہوگا اگر کسی کو کوئی کام کرنے کے لئے خط لکھا جائے تو وہ انکار کر دیتا ہے اگر خود اس کے پاس جا کر کہا جائے تو کام کر دیتا ہے۔ ہر ایک کہنے والا نہیں جانتا کہ اس کی کیا وجہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ منہ دیکھے کا لحاظ کیا گیا ہے لیکن دراصل وہ رَو کا اثر ہوتا ہے جو قرب کی وجہ سے زیادہ پڑتا ہے اور اس طرح جس کو کچھ کہا جائے وہ مان لیتا ہے۔ اسی طرح وہی تقریر جو ایک جگہ مقرر کے منہ سے سنی جائے جب چھپی ہوئی پڑھی جائے تو اس کا وہ اثر نہیں ہوتا جو سننے کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت بڑا مزا اور لطف آتا ہے لیکن چھپی ہوئی پڑھنے سے ایسا مزا نہیں آتا۔ جس پر کہہ دیا جاتا ہے کہ لکھنے والے نے اچھی طرح نہیں لکھی لیکن بات یہ ہوتی ہے کہ لکھنے والا تو صرف الفاظ ہی لکھتا ہے۔ وہ لہریں جو تقریر کرنے والے سے نکل رہی ہوتی ہیں ان کو محفوظ نہیں کرسکتا۔ اس لئے صرف الفاظ کا اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا لہروں کے ساتھ ملنے سے ہوتا ہے جو قرب کی وجہ سے سننے والے تک پورے طور پر پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے تقریر سننے سے زیادہ اثر ہوتا ہے اور پڑھنے کے وقت ایک تو بُعد ہوتا ہے اور دوسرے صرف لفظ ہوتے ہیں اس لئے وہ لطف نہیں آتا نہ اتنا اثر ہوتا ہے۔‘‘

(اصلاح اعمال کی تلقین، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 171-173)

جیسا کہ اوپر ایک شاعر کے حوالہ سے لکھا جاچکا ہے کہ یہ مضمون اتنا اہم ہے کہ اسے اپنے معاشرے کی تزئین و آرائش اور بہتری کے لئے قوم کے لیڈروں نے خواہ ان کا تعلق مشرکین سے ہو، دہریت سے ہو یا عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر مذاہب سے۔ اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ اچھی صحبت اچھے لوگ مہیا کرتی ہے۔

کسی نے اس مضمون کو اس آسان لہجہ میں سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ گلاب کے پھول کی پتیاں جس زمین پر (یعنی پودا کے نیچے زمین پر) گرتی ہیں اسے بھی خوشبودار کر دیتی ہیں۔

کسی نے کہا کہ تخم را تاثیر صحبت را اثر کہ بیج کی تاثیر اور صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حوالہ سے فرماتے ہیں:

’’مثل مشہور ہے۔ تخم تاثیر صحبت را اثر‘‘ اس کے اول جزو (حصہ) پر کلام ہو تو ہو، لیکن دوسرا حصہ ’’صحبت را اثر‘‘ ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ ہر ایک شریف قوم کے بچوں کا عیسائیوں کے پھندے میں پھنس جانا اور مسلمانوں حتّٰی کہ غوث و قطب کہلانے والوں کی اولاد اور سادات کے فرزندوں کا رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنا دیکھ چکے ہو۔ اُن صحیح النسب سیدوں کی جو اولاد اپنا سلسلہ حضرت امام حسینؓ تک پہنچاتے ہیں۔ ہم نے کرسچن (عیسائی) دیکھے ہے۔ اور بانی اسلام کی نسبت قسم قسم کے الزام (نعوذ باللہ) لگاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان اپنے دین اور اپنے نبیؐ کے لئے غیرت نہیں رکھتا، تو اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا؟

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے، تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا تمہیں اسلام کے لئے کچھ غیرت نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 45)

کسی نے کہا ہے کہ

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

کہ گندم سے گندم اور جو سے جو اُگتے ہیں۔ تو مکافات عمل سے ہرگز غافل نہ ہو۔

اسی مضمون کو ایک انگریزی مثل میں یوں سمویا گیا ہے

“The duty of an apple is to ensure that an apple tree grow out of it.”

کہ سیب کے ذمہ لگایا گیا ہے کہ وہ ممکن بنائے کہ اس کے ذریعہ سیب کے درخت اُگیں گے۔

☆...☆...☆

ذاتی تجربات کی روشنی میں

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے؟

(قسط پنجم)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

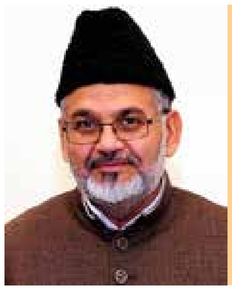

انڈو امریکن نیوز 26 ستمبر 1994ء نے راؤٹر کے حوالہ سے اسلام آباد سے اس عنوان سے خبر دی

Ahmadiyya worship site razed.

یعنی احمدیہ عبادت گاہ کو منہدم کر دیا گیا۔

خبر میں کہا گیا ہے کہ راولپنڈی کے احمدیہ کمیونٹی کے عہدے دار مجیب الرحمان نے فون پر بتایا کہ احمدیہ مسجد کو منہدم کرنے کی کارروائی کھلم کھلا ان کو (احمدیوں) ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اتھارٹیز نے عبادت گاہ کو متشدد مولویوں کے پریشر کی وجہ سے منہدم کیا ہے۔ اور یہ ایسے وقت میں ہوا ہے جبکہ احمدیوں نے ہائی کورٹ میں اس کے خلاف اپیل بھی پہلے سے دائر کر رکھی ہے۔ جس کی ابھی اگلے سوموار کو سماعت بھی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ ہتھوڑوں اور کلہاڑیوں اور دیگر چیزوں سے عبادت گاہ کا ہال اور باؤنڈری نیز رہائش کوارٹر کو منہدم کیا گیا ہے۔

اس عبادت گاہ کے خلاف متشدد علماء نے شکایت کر رکھی تھی۔ جبکہ رحمان صاحب کا کہنا ہے کہ یہ جگہ پچھلے 50 سال سے جماعت احمدیہ کی ملکیت ہے۔ یہ نہایت شرمناک اور غیر قانونی پریشر ہے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اشاعت 19 ستمبر 1994ء میں ریجنل جلسہ سیرت النبی کی خبر شائع کی ہے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اسی اشاعت میں صفحہ 14 پر جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ کے گرانے کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان یہ ہے

Ahmadiyya's place of worship demolished in Pakistan.

انہوں نے بھی راؤٹر کے حوالہ سے اسلام آباد سے خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان اور متن قریباً وہی ہے جو انڈو امریکن نیوز نے دیا ہے۔

دی ہیوسٹن پوسٹ نے اپنی 29 اکتوبر 1994ء صفحہ E 4 پر ہمارے جلسہ کی خبر دی ہے کہ میری لینڈ میں جلسہ سالانہ ہوا۔ اور اس موقع پر وہاں ''مسجد بیت الرحمٰن'' کا افتتاح بھی ہوا۔ ہیوسٹن کے مشنری سید شمشاد احمد ناصر نے جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔ ہیوسٹن کی مسجد 8121 Fairbank White Ook روڈ پر واقع ہے۔ جلسہ میں 6 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔

دی فجی سن جو کیلیفورنیا سے نکلتا ہے نے اپنی نومبر 1994ء کی اشاعت میں مسجد بیت الرحمٰن کی تصویر کے ساتھ جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے۔ مسجد کے بارہ میں بتایا ہے کہ اس پر 4 ملین ڈالر کی لاگت آئی ہے۔ 6 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ لوکل اتھارٹیز نے جماعت احمدیہ جو کہ امن کی علمبردار ہے کو اور جماعت کے روحانی لیڈر مرزا طاہر احمد کو اس موقع پر ان کی خدمات کو سراہا۔

پورٹ لواکا دی ویو نے اپنی اشاعت 24 ستمبر 1994 صفحہ 9A پر ہمارے ریجنل جلسہ سیرت النبی (ﷺ) کی خبر شائع کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کانفرنس سے لوگوں کی اسلام کے بارے غلط فہمیاں دور کرنے کا موقع ملے گا۔ جماعت احمدیہ کی اس وقت 142 ممالک میں شاخیں ہیں جنہوں نے دنیا کی 65 اہم زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

انڈو امریکن نیوز 31 اکتوبر 1994ء کی اشاعت میں ''مسجد بیت الرحمٰن'' کی تصویر دے کر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ کمیونٹی کے روحانی لیڈر مرزا طاہر احمد نے شرکت کی اور 6 ہزار سے زائد مندوبین سے خطاب کیا۔ اس موقع پر ہیوسٹن سے بھی 100 سے زائد احمدی لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔

مرزا طاہر احمد نے اس موقع پر جمعہ بھی پڑھایا اور خطبہ جمعہ دیا۔ اسکے بعد یو ایس اے کی بڑی بڑی سیاسی شخصیات کی طرف سے آپ کے لئے Proclamations بھی پڑھے گئے۔ ہفتہ 15 اکتوبر کو سید شمشاد احمد ناصر آف ہیوسٹن نے صبح کی نماز پڑھائی اور ''مسجد کے آداب'' پر درس بھی دیا۔

جلسہ کے آخری دن جماعت احمدیہ کے عالمگیر روحانی پیشوا نے اختتامی تقریر کی اس موقع پر 25 لوگوں نے بیعت بھی کی جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

دی لیڈر 10 نومبر 1994ء کی اشاعت میں (جو نارتھ زون کے علاقہ کے لئے ہے) ''احمدیہ مسلم'' کے عنوان سے جماعت احمدیہ امریکہ کے 46 ویں جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے کہ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹر میری لینڈ میں ہوا ہے، جہاں جماعت نے حال ہی میں 4:25 ملین ڈالر کی لاگت سے ''مسجد بیت الرحمٰن'' تعمیر کی ہے۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمد لندن سے خطاب کرنے کے لئے تشریف لائے تھے اور اس موقعہ پر 6 ہزار سے زائد احمدی جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس موقع پر امریکہ کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی نمائندے شامل ہوئے۔ کینیڈا، برطانیہ، ٹرینیڈاڈ گوئٹے مالا، مغربی جرمنی، گھانا، ماریشس، برازیل، جاپان، انڈیا اور پاکستان۔ ہیوسٹن سے بھی 100 سے زائد احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ میں مختلف عناوین پر تقاریر بھی ہوئیں۔ مثلاً سیٹلائٹ کے ذریعہ نارتھ، ساؤتھ اور وسطی امریکہ میں احمدیہ مسلم ٹی وی پروگرامز۔ اور سیاسی لیڈروں کی طرف سے بھیجے گئے تہنیتی پیغامات جس میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے پیشوا مرزا طاہر احمد صاحب کی خواتین کے جلسہ میں تقریر جس میں انہوں نے خواتین کو اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں اسلامی طرز پر تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

East Sun 1960 نے بھی جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر اشاعت 2 نومبر 1994ء صفحہ B 4 پر دی۔ خبر کا متن وہی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خواتین میں تقریر کہ بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی کو بیان کیا ہے۔

وائس آف ایشیا نے 31 اکتوبر 1994ء کی اشاعت میں بھی جلسہ سالانہ اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ''ارتھ سٹیشن'' کی خبر دی ہے۔

دی فجی سن نے نومبر 1994 صفحہ 16 پر پورے صفحہ کی خبر 5 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ یہ خبر خاکسار کے نام کے حوالہ سے ہے۔ ایک تصویر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کینیڈین ممبر آف پارلیمنٹ کے ساتھ معانقہ کر رہے ہیں جو کہ حضور کو دیکھ کر بہت خوشی اور اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت بھی تصویر میں نمایاں ہیں۔ دوسری تصویر میں حضورؒ ہیڈ ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ حضور کے ساتھ حکومتی سطح کے اور سیاسی لیڈرز بیٹھے ہیں جو کہ مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ تیسری تصویر میں سامعین کا ایک منظر ہے۔ چوتھی تصویر مسجد بیت الرحمٰن کی ہے اور پانچویں تصویر خاکسار کی ہے۔

خبر میں لکھا ہے کہ جلسہ جماعت احمدیہ کی نئی تعمیر شدہ مسجد بیت الرحمٰن میں ہوا جس میں 6 ہزار سے زائد مندوبین مختلف ممالک اور امریکہ سے شامل ہوئے۔ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے حوالہ سے انہوں نے لکھا کہ آپ نے تقاریر کیں اور خطبہ جمعہ میں حضورؒ نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے جماعت امریکہ کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

حضورؒ نے اپنے خطاب میں بتایا کہ پاکستان سے باہر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ جبکہ پاکستان میں جماعت کی مساجد کو مسمار کیا جا رہا ہے جو کہ جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس کا نتیجہ ہے۔ حال ہی میں راولپنڈی میں جماعت کی مسجد کو منہدم کرنے کا واقعہ ہوا ہے۔ حضورؒ نے یہ بھی بتایا کہ اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ ساتھ مسجد سے ملحقہ سیٹلائٹ ارتھ سٹیشن کا بھی افتتاح کیا جا رہا ہے اس کے ذریعہ امریکہ کے تمام ممالک میں صبح و شام TV پروگرام نشر کئے جائیں گے جو کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا اصل مقصد تو جماعت احمدیہ کے افراد کی علمی روحانی اور اخلاقی استعدادوں کو نشوونما دینا ہے۔ اس موقع پر حضور کی خدمت میں ایسی Proclamations سیاسی اور حکومتی شخصیات نے پیش کئے۔ حضورؒ نے حاضرین کو بتایا کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ (ﷺ) نے مسجد کو عبادت کرنے والوں کے لئے کھولا تھا اس لئے ہماری مساجد کے دروازے بھی ہر اس شخص کے لئے کھلے رہیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے۔ اس موقعہ پر مٹھائی بھی سب میں تقسیم کی گئی۔ اگلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد سید شمشاد احمد ناصر نے مسجد کے آداب پر درس دیا۔ لیڈیز کے اجتماع میں جو الگ بھی ہو رہا تھا جس میں امام جماعت احمدیہ نے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت پر زور دیا۔

امام جماعت احمدیہ نے یہ بھی اپنے خطاب میں کہا کہ امریکہ کی آب و ہوا زہریلی ہو چکی ہے جس کو صاف کرنا ہوگا اور سوشل و سیاسی عناصر نے امریکہ کی ہوا کو خراب کیا ہوا ہے۔ احمدیوں کے لئے یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ اس سوسائٹی میں رہتے ہوئے کس طرح اپنے

آپ کو صحیح اسلامی تعلیمات سے آراستہ کرنا ہے۔

دوسرے دن کے افتتاح کے بعد شام کو مسجد میں سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔

اور بچوں کی آمین کی تقریب بھی ہوئی جو امام جماعت احمدیہ نے کرائی۔ آپ نے قران کریم کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی بھی تلقین کی۔ اس موقع پر 25 نواحمدی بھی شریک ہوئے۔ جلسہ کے موقع پر والنٹیرز نے کھانا بھی پکایا اور 6 ہزار لوگوں میں تقسیم ہوا۔

دی لیڈر نے 16 مارچ 1995ء کی اشاعت میں احمدیہ جماعت کی عیدالفطر کی خبر دی۔ اخبار نے لکھا کہ ساؤتھ ویسٹ ریجن کے مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں رمضان کے روزوں کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا کے مضمون پر روشنی ڈالی۔

وائس آف ایشیا کی 20 مارچ 1995ء کی اشاعت میں ایک خبر اور انٹرویو شائع ہوا اس کا پس منظر یہ تھا کہ ملک میں ''Gun'' بندوقیں رکھنے کی کھلی اجازت ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر مقامات پر متشدد اور جارحانہ رویہ رکھنے والے لوگ حملہ کر کے لوگوں کو مارتے ہیں بعض اوقات یہ حملے سکولوں پر بھی ہوئے اور معصوم بچے مارے گئے؟ جس پر اخبار نے مختلف لوگوں کے انٹرویو لئے اس میں دیگر لوگوں کے ساتھ خاکسار کا بھی انٹرویو شائع ہوا ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ شمشاد ناصر ریجنل مشنری آف احمدیہ مسلم جماعت نے ''Sheebha'' کے قتل پر افسوس کا اظہار کیا ہے، اور کہا ہے کہ انسانی جان کا ضیاع ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انسانی جان کی قدر کرنی چاہئے اور اسے عزت دینی چاہئے۔ خواہ کوئی کسی مذہب یا رنگ ونسل سے تعلق رکھتا ہو۔

وائس آف ایشیا نے 13 مارچ 1995 صفحہ 38 پر نصف سے زائد صفحہ پر ہماری عید کی خبر دی جس میں دو تصاویر بھی شامل ہیں۔ ایک تصویر خاکسار کی ہے۔ خطبہ عید دیتے ہوئے اور ایک سامعین کی ہے۔ تصاویر کے نیچے خبر میں لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے 3 مارچ کو اپنے مشن ہاؤس میں عیدالفطر منائی سید شمشاد احمد ناصر نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ شمشاد نے اپنے خطبہ عید میں بتایا کہ رمضان کے مہینے میں امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمدؒ نے روزانہ 90 منٹ کا درس القرآن بھی دیا۔ آخری درس القرآن میں مرزا طاہر احمد عالمگیر روحانی پیشوا جماعت احمدیہ نے سب کو کہا کہ وہ اپنی دعاؤں میں امت مسلمہ کو یاد رکھیں۔ ضرورت مند لوگوں کو اور خصوصیت سے پاکستان کے لوگوں کے لئے دعائیں کریں۔

East Sun 1960 نے اپنی اشاعت 15 مارچ 1995ء صفحہ 2B پر ہماری عیدالفطر کی خبر شائع کی۔

پاکستان لنک کی انگریزی اشاعت جس کا ایڈیٹر ایم فیض الرحمن صاحب تھے کی 17 مارچ 1995 کی صفحہ 6 پر خاکسار کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں پاکستان میں 2 امریکن لوگوں کا قتل ہوا تھا۔ جن کے نام یہ ہیں:

Gary C.Drueu آف اوہایو اور Jackie Van آف ساؤتھ کیرولینا۔ ان کا کراچی پاکستان میں قتل ہوا تھا۔

خاکسار نے بتایا کہ کسی بھی انسانی جان کا قتل جائز نہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ یہ پرابلم پاکستان میں 1974ء میں شروع ہوا جب کہ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نام نہاد علماء کے دباؤ میں آئی اور نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے احمدیہ جماعت کو قانون کی اغراض کی خاطر انہیں ناٹ مسلم قرار دیا۔

اس کے بعد 1984ء میں ضیاء نے اس بنیاد پر ایک اور آرڈیننس جاری کیا جس کی وجہ سے کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا۔ اس ملک میں یہ سب کچھ دہشتگردی کی بنیاد بنی ہے۔ اور اسی وجہ سے ''ہولی وار'' کا تصور پایا جاتا ہے اور انہی خیالات کی وجہ سے اس وقت یہ ''قاتلانہ'' اقدام اور منصوبہ نام نہاد علماء کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

خاکسار نے بتایا کہ مندرجہ بالا قانون یا کسی کا قتل کسی وجہ سے بھی اسلام میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایک سیاسی گروپ چیزوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے جس سے ایسے لوگوں کو شہ ملتی ہے۔ اگر ان خبروں کو نظرانداز کر کے حکومت امن وامان قائم کرنے کی کوشش کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ ایسا نہ ہو۔

انڈو امریکن نیوز نے اپنی 13 مارچ 1995ء صفحہ 32 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری عید الفطر کی خبر شائع کی۔

انڈو امریکن نیوز نے اپنی اشاعت 17 اپریل 1995ء کی اشاعت مس ایک خبر اس عنوان سے شائع کی۔

Ahmadi Stoned to death by mob.

ایک احمدی کو مشتعل ہجوم نے پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔

اخبار نے یہ خبر پشاور سے راؤٹر کے حوالہ سے لکھی ہے کہ 9 اپریل کو مسلمانوں کے متشدد لوگوں کے ایک گروہ نے ایک شخص کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا اور دوسرے کو زخمی کر دیا گیا۔ یہ واقعہ پاکستان کے علاقہ پشاور میں اتوار کو پیش آیا۔ یہ واقعہ عدالت میں سماعت کے دوران پیش آیا جبکہ مدعی کا کہنا تھا ''شب قدر'' شہر میں دو آدمی رشید اور ریاض اسی شہر کے ایک اور مکیں دولت خان کو احمدیت کی تبلیغ اور اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے تھے لوگوں نے رشید اور ریاض پر پتھراؤ کیا جس کی وجہ سے رشید تو موقع پر ہلاک ہو گئے اور ریاض کو ہسپتال لے جایا گیا۔

اخبار نے لکھا کہ 1974ء کے اسمبلی کے قانون کی وجہ سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور پھر ضیاء حکومت نے جو کہ 1977ء میں برسراقتدار آئی نے 1984ء میں آرڈیننس احمدیوں کے خلاف پاس کیا جس کی وجہ سے ملک میں ایسا ہو رہا ہے۔

میموریل سپرنگ برانچ سن نے اپنی اشاعت 13 جولائی 1995ء میں ''احمدیہ'' عنوان کے تحت ایک مختصر سی خبر ہمارے جلسہ سالانہ کی دی ہے جس میں انہوں نے لکھا کہ یہ 47 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کا میری لینڈ میں ہوا۔ جہاں انہوں نے حال ہی میں ایک نئی مسجد تعمیر کی ہے۔ جس کا افتتاح گزشتہ سال مرزا طاہر احمدؒ نے کیا تھا۔

انڈیا لنک نے اپنی اشاعت اپریل 1995ء صفحہ 2 پر خاکسار کا وہ خط شائع کیا ہے جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو پاکستان لنک نے دو امریکیوں کے کراچی پاکستان میں قتل پر شائع کیا ہے۔

East Sun 1960 نے اپنی اشاعت 26 اپریل 1995ء صفحہ 7B پر اس عنوان سے خبر دیتا ہے ''مسلمان عورت کا ہماری سوسائٹی میں بہت بلند مقام ہے'' اخبار لکھتا ہے کہ یونیورسٹی آف آسٹن ٹیکساس کے احمدی مسلمان طلباء نے ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جس کی صدارت جماعت احمدیہ کے ریجنل مبلغ شمشاد ناصر نے کی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ عوام الناس کی سوچ کو تبدیل کیا جائے کہ اسلام میں عورت کا صحیح مقام کیا ہے۔ اس موقعہ پر مریم چوہدری نے جو کہ شکاگو سے تعلق رکھتی تھیں اور تعلیم کے شعبہ سے منسلک ہیں۔ نیز منعم نعیم صاحب جو نوجوانوں کے (احمدیہ مسلم یوتھ) کے صدر ہیں نے بھی اس موقعہ پر تقاریر کیں۔ مریم چوہدری نے اپنی تقریر میں کہا کہ ''عورت کا صحیح مقام'' کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کی تعلیمات کو سمجھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں مسلمان عورت وہی حقوق رکھتی ہے جو مرد کے حقوق ہیں۔ مسلمان عورت پر تو سوسائٹی میں اعلیٰ اخلاق کو قائم کرنے کی بڑی ذمہ داری ہے لیکچرز کے بعد سامعین نے سوالات بھی کئے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اشاعت 17 اپریل 1995ء میں ''حماد ملک'' جو کہ آسٹن یونیورسٹی کے ایک طالب علم تھے کے حوالہ سے ''اسلام میں عورت کا مقام'' کے عنوان پر میٹنگ کی پوری تفصیل شائع ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اس میٹنگ کا مقصد لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا کہ اسلام میں عورت کا کوئی خاص مقام اور درجہ نہیں ہے اس میٹنگ کی صدارت ریجنل مبلغ جماعت احمدیہ سید شمشاد احمد ناصر نے کی۔ اس موقع پر مریم چوہدری نے تقریر کی جو شکاگو سے تشریف لائی تھیں۔ مریم چوہدری صاحبہ فرانس سے 1963ء میں امریکہ آ کر آباد ہوئیں جہاں آپ نے اپنی تعلیم حاصل کی اور شکاگو میں تعلیم کے شعبہ سے منسلک ہیں۔ ان کے علاوہ منعم نعیم صاحب جو کہ نوجوانوں کی آرگنائزیشن کے صدر ہیں نے بھی تقریر کی۔ حماد ملک صاحب نے جماعت احمدیہ کے مشن پر تفصیل سے روشنی ڈالی اس میٹنگ کے حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ تلاوت اور ترجمہ کے بعد مکرم منعم نعیم صاحب سے جماعت احمدیہ کا تعارف میں بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے 144 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ ان کے بعد مریم چوہدری نے ''اسلام میں عورت کے مقام'' پر تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان عورت اسی طرح حقوق رکھتی ہے جس طرح مسلمان مرد۔ آخر پر شمشاد ناصر ریجنل مبلغ نے عورت کے مقام پر ''ماں، بیٹی، بہن اور بیوی'' کے مقام پر خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ اس موقعہ پر کتب اور لٹریچر بھی رکھا گیا تھا احباب نے اپنی پسند کے لٹریچر اور کتب بھی حاصل کیں نیز سب کی تواضع بھی کی گئی۔

پاکستان لنک 14 اپریل 1995ء کی اشاعت صفحہ 8 پر اس عنوان سے خبر دیتا ہے

Crowd stones an Ahmadi to death in NWFP.

مجمع نے ایک احمدی کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

اخبار نے پشاور کے علاقہ میں 19 اپریل کو ''ایک احمدی کا قتل'' کہ انہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ خبر دی ہے۔ یہ واقعہ عدالت میں کیس کی سماعت کے دوران پیش آیا کہ رشید اور ریاض نے شہر کے ایک آدمی دولت خان کو تبلیغ کی اور اسے احمدی بنانے کی وجہ سے پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔ رشید تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور ریاض کو ہسپتال لے جایا گیا۔ اس قسم کے واقعات کی بنیاد احمدیوں

کے خلاف 1974ء کی اسمبلی کا قانون ہے اور اس کے بعد ضیاء حکومت کا آرڈیننس جو احمدیوں کو ان کی عبادت اور بنیادی حقوق سے محروم کرتا ہے۔

انڈوامریکن نیوز نے 3 اپریل 1995ء کو مختصر سی خبر میں بتایا کہ احمدیہ مسلم جماعت ’’امام مہدی کا دن‘‘ منارہی ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی یہی خبر دی اور ہیوسٹن کرانیکل نے ’’مسیح موعود ڈے‘‘ کے حوالہ سے یہی خبر دی ہے۔

West Sun 1960 نے 29 مارچ 1995ء کو صفحہ 4A پر مہمان کالم کے تحت خاکسار کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے

Violence always political in nature, Missionary says.

اخبار نے لکھا کہ شمشاد احمد جو جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وقت ساؤتھ ریجن کے انچارج ہیں۔ اخبار نے گزشتہ اور مندرجہ بالا خبر کو ہی من وعن بیان کیا ہے جس میں 2 امریکنوں کا قتل کراچی پاکستان میں ہوا ہے۔جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی خاکسار کے اس خط کو شائع کیا ہے 20 مارچ 1995ء صفحہ 38 پر۔

انڈوامریکن نیوز نے خاکسار کا یہی خط 20 مارچ 1995ء صفحہ 21 پر شائع کیا ہے۔

پورٹ لاواکا ویو نے اپنی 18 مارچ 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کی تصویر دے کر ہماری عید الفطر کی خبر دی ہے کہ احمدی مسلمانوں نے عیدالفطر منائی۔

انڈوامریکن نیوز نے یکم مئی 1995ء کی اشاعت میں یونیورسٹی آف ٹیکساس آسٹن میں ایک ریلی کی خبر دی ہے جو کہ طلباء کی ایک ہیومن رائٹس کی تنظیم نے منعقد کی تھی۔جس میں شمشاد ناصر احمدیہ مبلغ نے بھی تقریر کی جس میں انہوں نے احمدیہ مسلم کمیونٹی کو پاکستان میں مظالم کا نشانہ بننے کی وجوہات بیان کیں۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔اگر احمدی کلمہ پڑھیں یا عبادت کریں یا مسجد کو مسجد کہیں تو انہیں جیل میں بند کر دیا جائے گا۔

اخبار نے آخر میں ہماری ایک اور خبر بھی اس کے ساتھ لکھی کہ یونیورسٹی آف ٹیکساس میں احمدیوں نے ’’اسلام میں عورت کا بلند مقام‘‘ کی تقریب بھی کی جس میں مریم چوہدری نے تقریر کی۔

پورٹ لاواکا ویو نے اپنی اشاعت 13 مئی 1995ء میں اس عنوان کے تحت خبر دی۔

Texas Muslims visit with Nigerian Leaders.

ٹیکساس کے مسلمان نائیجیریا کے سیاسی لیڈر سے ملاقات کر رہے ہیں۔

اخبار نے ’’مذہب‘‘ کے عنوان کے تحت ایک تصویر دی ہے جس میں نیچے لکھا ہے کہ شمشاد ناصر (درمیان میں) جو کہ ساؤتھ ریجن میں مسلمانوں کے لیڈر ہیں نے حال ہی میں نائیجیریا کے سفیر جو ان کے دائیں طرف ہیں محمد زکریا کزاوری (Kazavre) اور ان کے نائب کو جو کہ یونائیٹڈ نیشن میں ہوتے ہیں کو ہیوسٹن میں ایک ملاقات کے دوران قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی۔

یوایس ایشیا نیوز۔20 مئی 1995ء کی اشاعت کے پہلے صفحہ پر تصویر کے ساتھ خبر دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہیوسٹن کے لوگوں نے اپنے مشن ہاؤس (سینٹر میں) عید منائی۔ یہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔عیدالفطر اور عیدالاضحیہ۔ یہ عید 10 مئی 1995ء کو منائی گئی۔ یہاں احمدیہ جماعت کے مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے نماز عید (عیدالاضحیہ) پڑھائی اور خطبہ دیا۔خطبہ عید میں انہوں نے ابراہیم کی قربانیوں کا ذکر کیا۔یہ عید مسلمانوں کے ارکان اسلام جو کہ حج ہے کے ساتھ منسلک ہے۔مسٹر شمشاد نے خطبہ میں حاضرین کو اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں اسلامی طرز پر تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

تصویر میں لوگ نماز عید پڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں اور ان کے پیچھے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ مع انگریزی ترجمہ کے بینر پر لکھا ہوا نمایاں ہے۔

دی لیڈر اخبار نے اپنی 25 مئی 1995ء کی اشاعت میں چرچ نیوز کے عنوان سے Ahmadiyya Movement لکھ کر خبر دی کہ شمشاد جو کہ احمدیہ جماعت کا ہیوسٹن میں مبلغ ہے نے آسٹن یونیورسٹی میں ہیومن رائٹس کی ریلی سے خطاب کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ ان کی کمیونٹی پر پاکستان میں ناروا ظلم کیا جارہا ہے اور اس وقت وہ لوگوں کو صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس وقت یہ ہو رہا ہے کہ احمدیوں کو پاکستان میں ان کے بنیادی حقوق سے بالکل محروم رکھا جارہا ہے جن میں آزادی، امن اور اپنے مذہب کی باتوں پر عمل کرنے میں رکاوٹ ڈالی جارہی ہے۔

اس خبر کے آخر میں اخبار نے ہماری عیدالاضحیہ کی خبر بھی شائع کی ہے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 27 مئی 1995ء صفحہ 2E پر 3-4 جون کو جماعت احمدیہ کی ہیوسٹن شہر میں خدام و اطفال کے ریجنل اجتماع کے انعقاد کی خبر دیتا ہے۔اخبار مزید لکھتا ہے کہ ٹیکساس کے علاوہ اکلوہوما، فلوریڈا اور لوذیانا سے بھی نوجوان اس میں شرکت کریں گے۔ اجتماع میں سید شمشاد احمد ناصر، منعم نعیم اور ناحیل احمد تقاریر کریں گے۔ اجتماع میں نمازیں اور علمی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔

دی پورٹ لاواکا ویو نے بھی 27 مئی 1995ء کی اشاعت میں صفحہ 5 پر ہماری عیدالاضحیہ کی خبر تصویر کے ساتھ دی ہے۔تصویر میں احباب نماز عید ادا کر رہے ہیں جبکہ پیچھے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہے۔تصویر کے نیچے اخبار نے عیدالاضحیہ کے بارے میں شمشاد احمد ناصر کے خطبہ کے بارے میں اور بچوں کی صحیح تربیت کرنے کے بارے میں لکھا ہے۔

انڈوامریکن نیوز اپنی اشاعت 29 مئی 1995ء پر ایک تصویر کے ساتھ خبر شائع کرتا ہے۔تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے امریکہ میں سفیر محمد زکریا کورے کو قرآن کریم پیش کر رہا ہے۔

خبر میں لکھا ہے کہ شمشاد احمد جماعت احمدیہ کے مبلغ نے ایمبیسڈر آف نائیجیریا کو جو امریکہ میں ہیں کی خدمت میں ہاؤسا زبان میں قرآن کریم پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو اس موقعہ پر بیان کیا۔خصوصیت کے ساتھ نائیجیریا میں تعلیمی اور طبی میدان میں جماعت کی خدمات کو بیان کیا۔ اس کے ساتھ ہی نیچے اخبار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ نے حال ہی میں اپنے سینٹر میں عیدالاضحیہ بھی منائی۔

وائس آف ایشیا نے 29 مئی 1995ء صفحہ 33 پر ہماری دو خبریں ایک ساتھ شائع کی ہیں۔پہلی خبر میں دو تصاویر جن میں عید الاضحیہ کے موقع پر احباب عید کی نماز پڑھتے نظر آرہے ہیں اور دوسری تصویر میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ مع انگریزی ترجمہ بھی نمایاں ہے۔تیسری تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے سفیر کو ہاؤسا زبان میں قرآن کریم تحفہ دے رہا ہے۔

خبر میں بتایا گیا ہے احمدی مسلمانوں نے 10 مئی کو اپنے سینٹر میں عیدالاضحیہ منائی۔مسٹر ناصر نے خطبہ عید میں بتایا کہ حج ایک اہم رکن اسلام ہے اور لوگ حج کے لئے مکہ جاتے ہیں اور یہ عید حج کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے روحانی سفر کو خدا کی طرف جاری رکھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب انسان اپنی نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر کلیۃً خدا کا ہو جائے۔نماز اور خطبہ عید کے بعد قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں پبلک کے لئے نمائش بھی لگائی گئی تھی۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 31 مئی 1995ء صفحہ 15 پر کمیونٹی نیوز کے تحت خدام و اطفال کے چوتھے سالانہ اجتماع کے بارے میں خبر لگائی ہے جو کہ 3-4 جون کو ہونا ہے۔جس میں نماز تہجد باجماعت، پانچوں نمازیں، درس القرآن، درس حدیث (ﷺ) اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ سے درس بھی دیا جائے گا۔ اس موقعہ پر سید شمشاد احمد ناصر، منعم نعیم اور ناحیل محمود تقاریر کریں گے۔

اس کے نیچے دوسری خبر بھی لگائی ہے کہ ریجنل خلافت ڈے بھی منایا جائے گا جس میں شمشاد احمد ناصر اور انور محمود خان تقریر کریں گے۔ خدام کے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں کہ یہ آرگنائزیشن جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے بنائی تھی یہ تنظیم نوجوانوں کے روحانی اور علمی استعدادوں کو بڑھانے کے لئے بنائی گئی تھی۔

دی لیڈر اخبار نے یکم جون 1995ء کی اشاعت میں صفحہ 17 پر ’’احمدیہ موومنٹ ان اسلام‘‘ کے تحت خبر دی ہے کہ خدام و اطفال کی تنظیم اپنا چوتھا سالانہ ریجنل اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔خبر میں مندرجہ بالا باتوں کو ہی بیان کیا گیا ہے کہ درس ہوں گے، نمازیں ہوں گی، علمی مقابلہ جات ہوں گے۔اجتماع میں تقاریر کرنے والے شمشاد احمد ناصر، منعم نعیم اور ناحیل محمود ہوں گے۔اسکے بعد اخبار نے نیچے دوسری خبر ہماری عیدالاضحیہ کی دی ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی صفحہ 41 پر یہی خبر چوتھے ریجنل اجتماع خدام و اطفال الاحمدیہ کی لگائی ہے۔

پاکستان لنک نے 2 جون 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان یہ ہے

Our Impotence in Bosnia.

یعنی بوسنیا سے متعلق ہماری کمزوری اور بے بسی کی حالت

اس مضمون میں خاکسار نے بوسنیا میں جو ظلم وستم ہو رہا تھا کے بارے میں اپنے خیالات کا اور جو امن کے لئے غلط پالیسی بنائی گئی تھی

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اس کا اظہار کیا گیا ہے۔

یو ایس ایشیا نیوز نے اپنی 3 جون 1995ء کی اشاعت میں ہمارے ریجنل چوتھے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے انعقاد کی خبر دی ہے۔ اس خبر میں اخبار نے ہماری ساری تنظیموں کے بارے میں لکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ کیا ہے؟ اسی طرح انصار اللہ، اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے بارے میں بھی بتایا ہے اور حضرت مصلح موعودؓ نے ان سب تنظیموں کو قائم کیا تھا اور ان تنظیموں کے قائم کرنے کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے تا یہ سب تنظیمیں اپنے اپنے دائرہ میں اپنے ممبرز کو روحانی اور علمی استعدادوں کے بڑھانے کے لئے کام کریں اور قوم وملت اور ملک کے لئے بہترین وجود بنیں۔ اس اجتماع میں آسٹن، کالج سٹیشن، فلوریڈا، ڈلس، ہیوسٹن، نیوآرلینز اور تلسہ سے لوگ شامل ہوں گے۔ اجتماع کے پروگرام میں نماز تہجد، پانچوں نمازیں، درس قرآن و حدیث اور ملفوظات سے دیا جائے گا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوں گے۔ اس موقعہ پر سید شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ جماعت احمدیہ، منعم نعیم صدر خدام الاحمدیہ امریکہ اور ناحیل محمود ریجنل قائد خدام الاحمدیہ تقاریر کریں گے۔

دی ہیوسٹن بیچ نے جون 1995ء کی اشاعت میں ایک تصویر مع مختصر خبر کے شائع کی ہے۔ تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے ایمبیسڈر کو ہاؤسا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پیش کر رہا ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ زومانتا ایسوسی ایشن کی میٹنگ کے موقع پر قرآن کریم کا تحفہ ایمبیسڈر کو دیا گیا ہے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 3 جون 1995ء کی اشاعت صفحہ 37A پر خاکسار کا مضمون بازنیا کی نازک حالت کے موقع پر شائع کیا۔ جس کا عنوان اخبار نے یہ لگایا۔

It is“Too Little,too late.“

یعنی بازنیا کے لئے جو کچھ بھی کیا گیا یہ بہت ہی تھوڑا ہے اور بہت دیر سے کیا گیا ہے۔ بلکہ اوپر ایک کارٹون بھی اخبار نے بنا کر لگایا ہے۔ جس میں ایک بڑی قبر بنائی گئی ہے اور کتبہ پر بازنیا لکھا گیا ہے۔ ایک آدمی کی شکل ہے جس میں اس نے منہ پر ماسک لگایا ہوا ہے اور اس کی شکل پر لکھا ہوا ہے ”The West“ یعنی مغربی اقوام۔ اس کا ایک ہاتھ قبر کی طرف ہے اور دوسرے ہاتھ میں اس نے ابتدائی طبی امداد کا چھوٹا سا بیگ پکڑا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہے۔

I am sorry for the delay.

افسوس کہ میں دیر سے آیا ہوں۔

اس تصویر میں بازنیا کی قبر کے ساتھ مٹی دکھائی گئی ہے اور شیول بھی جس سے مٹی ڈالی جاتی ہے۔

East Sun 1960 نے 7 جون 1995ء پر ایک تصویر کے ساتھ مختصراً خبر لگائی ہے جس میں خاکسار نائیجیریا کے ایمبیسڈر کو ہاؤسا زبان میں قرآن شریف پیش کر رہا ہے۔

دی لیڈر اخبار نے 8 جون 1995ء صفحہ 19 پر ایک تصویر کے ساتھ مختصراً خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے

A Holy Presentation.

پاکیزہ اور مقدس تحفہ

تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے سفیر آنریبل محمد زکریا کورے کو ہاؤسا زبان میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔

وائس آف ایشیا کی 12 جون 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا وہی مضمون ایڈیٹر کے نام خط کے طور پر شائع ہوا ہے جس میں بازنیا کی حالت زار اور مغربی اقوام کی بے حسی اور جو کچھ انہوں نے ظلم ہوتے دیکھ کر وقت پر مدد نہ کرنے کی بات کو بیان کیا گیا ہے۔

انڈو امریکن نیوز نے 12 جون 1995ء کی اشاعت میں چوتھے ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ کے انعقاد کی مختصراً خبر دی ہے۔

East Sun 1960 نے اپنی اشاعت 14 جون 1995ء صفحہ 7 پر ایک تصویر کے ساتھ جس میں احباب جماعت ہیوسٹن عید الاضحیہ کی نماز عید ادا کر رہے ہیں کے ساتھ یہ خبر لگائی ہے کہ ”مسلمان سالانہ حج کر رہے ہیں“ اس خبر میں حج کے بارے میں اور قرآن کریم کی نمائش کے بارے میں خبر دی گئی ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

☆...☆...☆

آج کی دعا

رَبَّنَا ھَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا

(سورۃ الفرقان آیت نمبر 75)

ترجمہ۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

یہ قرآن مجید کی نیک جیون ساتھیوں اور اولاد کے حصول نیز ان کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کی کامل دعا ہے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو اس دعا کے کثرت سے پڑھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نسل کو اپنے مقصد پیدائش کے قریب رکھنے بلکہ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے نیک بندوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی اولاد بلکہ بیویوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ بلکہ بیویوں کو بھی کہا کہ اپنے خاوندوں اور اولاد کے لئے دعائیں کریں تا کہ نیکیوں کی جاگ ایک دوسرے سے لگتی چلی جائے اور نسل در نسل قائم رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (مندرجہ بالا دعا) یہ جامع دعا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، ایک دوسرے کے لئے بھی اور اپنی اولاد میں سے بھی ایسی اولاد ہمیں عطا کر جو آنکھوں کی ٹھنڈک بنے اور جب اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھاتا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک مانگو تو اللہ تعالیٰ کے ان لامحدود فضلوں کی دعا مانگی گئی ہے جس کا علم انسان کو نہیں، خدا تعالیٰ کو ہے جس کا انسان احاطہ ہی نہیں کر سکتا۔ اور میاں بیوی اور اولادیں نہ صرف اس دنیا میں ان نیکیوں پر قدم مار کر جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتائی ہیں ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی ان نیکیوں کی وجہ سے جو انسان اس دنیا میں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ ایک مومن کے مرنے کے بعد اس کی نیک اولاد ان نیکیوں کو جاری رکھتی ہے جس پر ایک مومن قائم تھا۔

(خطبہ جمعہ 14 نومبر 2008)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

14 اکتوبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:00	17:57
مدینہ منورہ	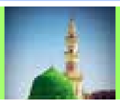	05:01	17:56
قادیان	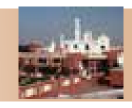	05:10	17:57
ربوہ		04:50	17:37
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:56	18:11